

دوروزہ فقہی سیمینار

مجلس تحقیقات شرعیہ، ندوۃ العلماء

بعنوان: کرونا سے متعلق اہم مسائل / سرکاری قرضوں کا حکم

تجاویز بابت کرونا سے متعلق اہم مسائل

تمہید:

وبائی امراض انسانی تاریخ میں مختلف زمانوں اور مختلف علاقوں میں پھیلنے رہے ہیں، اور ان سے بے شمار انسانی جانیں ہلاک ہوئی ہیں، اور بہت سے وبائی امراض نے انسانی سماج پر بڑے گہرے اور دور رس اثرات ڈالے ہیں، عام طور سے وبائی بیماریاں کسی علاقے یا کسی ملک تک محدود رہتی ہیں، لیکن کوڈ-۱۹ کرونا کی ہلاکت خیز وبائی ماضی کے سارے ریکارڈ توڑ دئے، اس وبائی تقریباً پوری دنیا بری طرح متاثر ہوئی اور بہت بڑی تعداد میں انسانوں کی ہلاکت ہوئی، دنیا کا نظام ٹھپ ہو کر رہ گیا، اور زندگی کا ہر شعبہ بری طرح متاثر ہوا۔

اس وبائی وجہ سے بہت سے نئے شرعی مسائل پیدا ہوئے، جن کے بارے میں علماء نے عام طور پر انفرادی فتاویٰ جاری کئے، اور مسلمانوں کی شرعی رہنمائی کی، کرونا وبائی سے پیدا ہونے والے مسائل عام نوعیت کے نہیں تھے، جنہیں تنہا فقہی جزئیات کے حوالہ سے حل کیا جاسکے، یہ ایسے سوالات اور مسائل تھے جو پہلی بار پیش آئے تھے اور انسانی ذہنوں میں ان کا تصور بھی نہیں تھا، سب سے بڑی مشکل یہ تھی کہ کرونا کی سنگین کی وجہ سے علماء اور اصحاب افتاء کا ایک جگہ جمع ہونا اور ان مسائل پر اجتماعی غور و خوض کرنا ممکن نہیں تھا، اس لئے انفرادی فتاویٰ ہی رہنمائی کرتے رہے، جن میں بسا اوقات بڑا تضاد اور اختلاف تھا۔

مجلس تحقیقات شرعیہ ندوۃ العلماء لکھنؤ نے حالات کا تقاضا سمجھ کر کرونا کے مسائل پر سیمینار کرنے کا فیصلہ کیا، کرونا کے موضوع پر جامع سوالنامہ تیار کر کے منتخب علماء اور اصحاب افتاء کی خدمت میں بھیجا گیا، الحمد للہ بہت سے علماء اور اصحاب افتاء نے تحقیق و مطالعہ کے بعد ارسال کردہ سوالنامہ کے جوابات تحریر کئے اور حالات میں کچھ اعتدال پیدا ہونے کے بعد مجلس نے ۲۳، ۲۴ / نومبر ۲۰۲۲ء کی تاریخ میں کرونا کے مسائل پر سیمینار کرنے کے لئے طے کی۔

الحمد للہ ان تاریخوں میں سیمینار منعقد ہوا، سیمینار کے لئے موصول ہونے والے مقالات و فتاویٰ اور شرکاء کے باہمی تبادلہ خیالات کے بعد اتفاق رائے سے درج ذیل تجاویز منظور ہوئیں:

کرونا کے بارے میں شرعی نقطہ نظر

۱- وباء ایسی بیماری ہے جو تیزی کے ساتھ پھیلتی ہے اور دیکھتے ہی دیکھتے پوری آبادی کو اپنی لپیٹ میں لے لیتی ہے، اور اکثر و بیشتر جان لیوا ہوتی ہے، کتاب و سنت میں اس کے تصورات واضح طور پر ملتے ہیں، یہ کبھی بنو آدم کی بد اعمالیوں کے نتائج ہوتے ہیں، اور کبھی انسان بطور آزمائش بھی اس سے دوچار کئے جاتے ہیں، جس میں تشبیہ الہی ہوتی ہے، بہر صورت جب کوئی شخص وبائی مبتلا ہو تو وہ ہمدردی اور تعاون کا مستحق ہے۔

۲- شریعت میں وباء سے تحفظ کی ہدایات موجود ہیں: جن میں ظاہری تدابیر بھی ہیں، جیسے صفائی ستھرائی کا اہتمام، بلا ضرورت ایک مقام سے

دوسرے مقام تک آمد و رفت سے بچنا اور اطباء و ماہرین کی ہدایات پر عمل کرنا، اور باطنی تدابیر بھی ہیں جن میں توبہ و استغفار، دعاء و ابتهال، رجوع الی اللہ اور صدقہ وغیرہ ہیں۔

۳۔ دفع و بقاء کے لئے اجتماعی نماز کے اہتمام کا ثبوت کتاب و سنت سے نہیں ہے۔

۴۔ صحت و بیماری اللہ کے ہاتھ میں ہے اور کوئی بھی انسان اللہ ہی کے فیصلہ سے بیماری میں مبتلا ہوتا ہے یا صحت یاب ہوتا ہے، لیکن بعض بیماریاں متعدی ہوتی ہیں، یہ اسلام کے تصور توحید کے خلاف نہیں ہے۔

کورونا کے زمانہ میں عبادات میں تخفیف

۵۔ وباء کے زمانہ میں جب کہ مساجد میں باجماعت نماز ادا کرنے پر پابندی ہو تو مساجد کے بجائے گھروں میں جماعت کے ساتھ یا انفرادی طور پر نماز ادا کی جائے۔

۶۔ وباء کے دور میں اگر ماہرین صحت کی ہدایت ہو کہ لوگ بڑی تعداد میں جمع نہ ہوں تو مسجد میں پہلی جماعت کے بعد ہیئت بدل کر متعدد جمعہ اور جماعت کی اجازت ہوگی۔

۷۔ وبائی دور میں طبی و انتظامی ہدایات کے مطابق مسجد کی جماعت کے علاوہ متعدد مقامات اور مکانات میں نماز جمعہ اور عیدین پڑھنا درست ہے۔

۸۔ وباء کے دور میں جمعہ کے دن جو لوگ پابندیوں کی وجہ سے اپنے گھروں میں نماز ظہر پڑھنا چاہتے ہیں، ان کے لئے جماعت سے بھی پڑھنا درست ہے، اور انفرادی طور پر بھی۔

۹۔ طبی ہدایات کی بناء پر ماسک لگا کر نماز پڑھی جاسکتی ہے اور صفوں کے درمیان فاصلہ رکھنے کی بھی گنجائش ہے۔

۱۰۔ کورونا سے متاثر افراد کا مسجد میں آنا اور جماعت میں شریک ہونا ممنوع ہوگا۔

۱۱۔ کورونا سے متاثر افراد کے لئے اطباء کے مشورہ پر روزہ نہ رکھنے کی گنجائش ہے۔

کورونا کے زمانہ میں مساجد سے متعلق مسائل

۱۲۔ مسجد اللہ رب العزت کا گھر اور مقدس عبادت گاہ ہے، ہر حال میں اس کو آباد رکھنے کا حکم ہے، اس لئے کورونا یا کسی بھی وبائی مرض کے زمانہ میں مساجد کو مکمل طور پر بند کر دینا یا معطل کر دینا جائز نہیں ہے۔

۱۳۔ اگر کسی وجہ سے مسجد میں جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا موقوف ہو جائے تب بھی اپنے وقت پر اذان کا اہتمام ضروری ہے۔

۱۴۔ کثرت جماعت شرعاً مطلوب ہے، البتہ اگر وباء کی وجہ سے حکومت کی ہدایات کی بناء پر افراد کو محدود کرنے کی مجبوری ہو تو اس پر عمل کرنا چاہیے۔

۱۵۔ مسجد کے احترام و تقدس کے پیش نظر مسجد کے کسی حصہ کو کووڈ سینٹر بنانا جائز نہیں۔

کورونا سے متاثر مریض کی تیمارداری

۱۶۔ کورونا سے متاثر مریض کو بالکل الگ تھلگ کر دینا اور اس کی تیمارداری نہ کرنا اسلامی تعلیمات کے منافی اور انسانیت کے خلاف ہے۔

۱۷۔ کورونا سے متاثر مریض اگر اپنا علاج خود نہ کر سکے تو اقرباء کی ذمہ داری ہے کہ اس کے علاج کا بندوبست کریں اور اس کو بے سہارا نہ

چھوڑیں، اگر ان میں استطاعت نہ ہو یا وہ غفلت برتیں تو حکومت اور سماج اس کے علاج اور دیکھ بیکھ کے ذمہ دار ہوں گے۔

کورونا سے فوت ہونے والے افراد کی نماز جنازہ اور غسل سے متعلق مسائل

4

- ۱۸۔ اگر کورونا پابندیوں کی وجہ سے میت کو غسل دینا یا تیمم کرنا دشوار ہو تو فریضہ غسل ساقط ہو جائے گا، اور میت کی نماز جنازہ ادا کی جائے گی۔
- ۱۹۔ اگر کورونا میت کو کفن مسنون دینا دشوار نہ ہو تو کور (cover) پر کفن پہنا دینا چاہیے، اور دشواری کی صورت میں کور ہی کفن کے حکم میں ہوگا۔
- ۲۰۔ اگر کورونا میت کو نماز جنازہ پڑھے بغیر دفن کر دیا گیا ہو تو اس کی قبر پر اس وقت تک نماز جنازہ پڑھی جاسکتی ہے جب تک کہ اس کی لاش کے تغیر

کا ظن غالب نہ ہو۔

- ۲۱۔ اگر میت کو بغیر جنازہ پڑھے دفن کر دیا گیا اور اس کی قبر کی جگہ بھی معلوم نہ ہو تو اس کی غائبانہ نماز جنازہ پڑھی جاسکتی ہے۔
- ۲۲۔ کورونا وبا سے انتقال کرنے والے مسلمان ان شاء اللہ شہادت کے اجر کے مستحق ہوں گے۔

کورونا ویکسین سے متعلق مسائل

- ۲۳۔ الکوحل آمیز سینٹائزر کا استعمال مباح ہے۔
- ۲۴۔ کورونا ویکسین ایک قسم کی دوا اور حفاظتی تدبیر ہے، ضرورت کے تحت اس کا لگوانا جائز ہے۔

تجاویز بابت سرکاری اور غیر سرکاری سودی قرضے

تمہید

ضرورت مند افراد کو سود کے بغیر قرض فراہم کرنا بہت بڑا کارثواب ہے، اسلام میں اس کی بڑی ترغیب دی گئی ہے اور ضرورت مندوں کو قرض دینے پر بڑے اجر کا وعدہ کیا گیا ہے، موجودہ دور میں قرض دینے کا عمل موقوف سا ہو گیا ہے، شاذ و نادر ہی ایسے لوگ ہوتے ہیں جن کے پاس زائد سرمایہ ہو اور وہ ضرورت مندوں کو سود کی شرط کے بغیر قرض فراہم کرتے ہوں۔

مسلمانوں کو اس کا رخیر کی ترغیب دینا اور اس کی اہمیت کی طرف متوجہ کرنا بے حد ضروری ہے، تاکہ ضرورت مند افراد سودی قرض حاصل کرنے پر مجبور نہ ہوں، اور سودی قرض حاصل کر کے اپنی جان و مال، عزت و آبرو اور دین و ایمان خطرہ میں نہ ڈالیں۔

۱۹۷۱ء میں مجلس تحقیقات شرعیہ ندوۃ العلماء نے سرکاری قرضوں کے موضوع پر اجتماع منعقد کیا تھا، اس موقع پر جاری کردہ سوالنامہ کے جواب میں اس وقت کے بہت سے ممتاز علماء اور اصحاب افتاء نے جوابات تحریر فرمائے تھے، لیکن کسی وجہ سے اس مجلس میں فیصلہ نہیں ہو سکا، اور موضوع کو موخر کر دیا گیا، مجلس تحقیقات شرعیہ ندوۃ العلماء لکھنؤ کے دوروزہ فقہی سیمینار منعقدہ ۲۳، ۲۴ نومبر ۲۰۲۲ء میں اس موضوع پر از سر نو غور و خوض کیا گیا، کچھ اہل علم نے موضوع سے متعلق نئے مقالات مجلس کو ارسال کئے۔

مورخہ ۲۳، ۲۴ نومبر ۲۰۲۲ء کے سیمینار میں ۱۹۷۱ء کے فقہی اجتماع میں آنے والے فتاویٰ اور تحریروں نیز وہ تجاویز جو ۱۹۷۱ء کے فقہی اجتماع میں شرکاء کے درمیان زیر بحث آئیں، ان کو پیش نظر رکھا گیا، اور حالیہ فقہی سیمینار میں جو نئے مقالات اور تحریریں موصول ہوئیں ان پر بھی غور و خوض کیا گیا، اس کے علاوہ ۱۹۷۱ء سے لے کر ۲۰۲۲ء تک سرکاری سودی قرضوں اور بینکوں کے سودی قرضوں کے بارے میں جو تبدیلیاں رونما ہوئی ہیں، ان پر بھی اس فقہی سیمینار میں غور و خوض کیا گیا، ان سب کی روشنی میں تفصیلی غور و خوض اور تبادلہ خیالات کے بعد شرکاء سیمینار کے اتفاق رائے سے درج ذیل فیصلے کئے گئے:

۱۔ قرض دے کر اس سے زیادہ واپس لینا ربا (سود) ہے، جسے کتاب و سنت میں بصراحت حرام قرار دیا گیا ہے، اس لئے اس کا لینا دینا دونوں ناجائز ہے، البتہ سود کی شرط یا عرف کے بغیر کوئی قرض لے اور وہ اپنی خوشی سے کچھ اضافہ کے ساتھ قرض واپس کرے تو پسندیدہ ہے۔

۲۔ اسلام میں بلا ضرورت قرض لینا ناپسندیدہ عمل ہے، اور اگر کسی فرد یا ادارہ سے قرض حاصل کیا جائے تو قرض لینے والے پر واجب ہے کہ مقررہ وقت پر قرض ادا کرے، اور اس کے لئے پوری کوشش کرے، استطاعت کے باوجود مقررہ وقت پر قرض ادا نہ کرنا جائز نہیں ہے۔

۳۔ مسلمانوں کو انفرادی اور اجتماعی طور پر ایسا نظم قائم کرنا چاہیے جس سے ضرورت مند افراد کو باآسانی غیر سودی قرض فراہم ہو سکے۔

۴۔ انفرادی کاموں اور ترقیاتی منصوبوں کے لئے اگر کسی بھی طرح غیر سودی قرض حاصل نہ ہو سکے تو ضرورت شدیدہ کے وقت مثلاً: قانونی مجبوری، مال، زمین اور جائیداد کی حفاظت، بقدر کفایت مکان کی حصولیابی، تعلیم کا حصول، کاروبار کی حفاظت اور علاج و معالجہ جیسے اہم مقاصد کے لئے بقدر ضرورت سودی قرض لینے کی گنجائش ہے۔